خصوصی خطاب: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی *

کائنات میں ارباب علم اور اہل دین کی اہمیت

اللہ و رسول ﷺ اور عالم کفر کی نگاہوں میں اہم طبقہ

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب قدس سرہ بانی امداد العلوم فیصل آباد کی وفات ۳ جولائی کے دوسرے دن ۴ جولائی کو تعزیت کیلئے فیصل آباد تشریف لے گئے، نماز ظہر کے بعد جامع مسجد امداد العلوم کے وسیع ہال میں طلبہ اساتذہ اور تعزیت کیلئے آنے والے ہزاروں افراد سے خطاب فرمایا جسے ٹیپ کی مدد سے مرتب کیا گیا اسی دن آپ نے دار العلوم فیصل آباد میں حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب قدس سرہ کی تعزیت کی اور وہاں بھی علماء وطلباء سے تعزیتی خطاب فرمایا اس سے قبل اسی دن آپ نے چنیوٹ میں مجاہدِ ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی قدس سرہ کی وفات پر ان کے خاندان و متعلقین اور کارکنوں سے بھی تعزیت کی..................(ادارہ)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام۔ قال النبی ﷺ موت العالِم موت العالَم

عالم کی موت عالَم کی موت: میرے انتہائی عزیز طلبہ کرام حضرات اساتذہ اور وابستگان حضرت شیخ نذیر احمد صاحب قدس سرہ العزیز یہ المناک حادثہ علمی دنیا کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے مجھے کل ایسے وقت میں اطلاع ملی جب کہ جنازہ میں پہنچنا ممکن نہ تھا۔ اور پہلے سے مصروفیات میں بھی پھنسا ہوا تھا۔ سینٹ کے اجلاس کے دوران بھی برادر عزیز صاحبزادہ مفتی محمد طیب صاحب سے اور دیگر حضرات سے فون پر بات چیت جاری رہی۔ یہ بدقسمتی تھی کہ جنازے کی سعادت سے محروم رہا آپ حضرات ایک بہت بڑے مشفق سرپرست و مربی اور روحانی والد کے سائے سے

---

* مدرس جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

محروم ہوگئے ہیں یہ صرف ان کے صاحبزادوں اور آپ طلبہ کا صدمہ نہیں عالم کا دنیا سے اٹھ جانا پورے عالم انسانیت کا صدمہ ہوتا ہے۔

موت وصال محبوب کا ذریعہ: جانے والے عالم کے لئے تو ایک بڑی خوشی اور سعادت کا موقع ہوتا ہے وہ تو محبوب کے وصال سے مالا مال ہوجاتا ہے جس کے پیچ وتاب اور سوز وساز میں اس کی ساری زندگی گزری ہوئی ہے تو ان کے لئے توعید ہوتی ہے الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب وصال حبیب کا ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کے دیدار ومشاہدے سے اور مرضیات سے مالا مال ہوجاتا ہے' ایک عاشق کے لئے اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہوسکتی ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس وقت کے انتظار میں تڑپتے ہیں الدنیا سجن للمومن دنیا کو وہ قید سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلدی اس سے چھٹکارا حاصل ہوجائے۔ حضرت بلالؓ پر نزع کی حالت اور سکرات کے عالم میں وجد کی کیفیت طاری ہوئی وہ جھوم جھوم کر کہہ رہے تھے غدا القی الاحبة محمدا وحزبه۔ کہ میں کل اپنے دوستوں سے ملوں گا حضورﷺ اور اپنے محبوب صحابہؓ سے ملوں گا اور بعض تو اس دیدار پر دنیا وآخرت کے کسی نعمت کو ترجیح نہیں دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ بس اللہ کا دیدار سب سے بڑی سعادت ہے۔ ان کو جنتوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی اور نہ ان کی نظروں میں اس کی کوئی اہمیت ہوتی ہے۔ بزرگوں سے ہم نے ایسے بہت سارے واقعات سنے ہوئے ہیں۔

سکرات میں دیدار الٰہی کی تڑپ وشوق: ایک بزرگ شیخ ابن الفارض بہت بڑے ولی اللہ تھے حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کی کتابوں یا مواعظ میں میں نے یہ واقعہ دیکھا ہے کہ جب ان کی موت قریب آئی اور سکرات طاری ہوگئے تو اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے جنتوں کو انکے سامنے لا کھڑا کیا کہ یہ مقاماتِ جنت تیرے لئے تیار ہیں۔ گویا ایک جلوہ سکرات کے دوران اللہ نے دکھا دیا تو وہ بڑے پریشان ہوئے چہرے پر انتہائی ناگواری اور ناراضگی کی کیفیات طاری ہوگئے اور یہ اشعار منہ پر طاری ہوئے کہ۔

ان کان منزلتی فی الحب عندکم ماقدرایت فقد ضیعیت ایامی

وہ خدا سے مخاطب ہوئے کہ کیا میرے عشق ومحبت کی یہ قیمت تھی اگر صرف محلات وباغات اور حوریں آپ نے مجھے دینی ہیں تو پھر تو یارب میری ساری زندگی ضائع ہوگئی' میں جس چیز کی تلاش میں تھا وہ تو یہ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی محبت دکھانا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کو تو یہ سب معلوم تھا' اب اللہ نے وہ ساری جنتیں سامنے سے ہٹا دیں اور اپنا ایک جلوہ دکھایا تو شیخ ابن الفارض خوشی سے چیخ پڑے یا رب الان فزت کہ میں یہی چاہتا تھا تیرا ایک دیدار اور جھلک میرے لئے کافی تھا تو ایسے لوگوں کا مقام بہت اونچا ہوتا ہے۔

عالم اور متعلم کی خصوصیات: عالم کی قدر وقیمت تو ساری کائنات کو معلوم ہوتی ہے۔ سب مخلوقات حشرات

الارض کو نباتات کو حیوانات کو جمادات کو معلوم ہوتا ہے کہ عالم کی کتنی اہمیت ہے۔حضورﷺ نے فرمایا موت العالِم موت العالَم اس کی وجہ کیا ہے کیوں ایک آدمی کی موت سے ساری کائنات کو موت آجاتی ہے؟ اور اس کے ساتھ دوسری طرف یہ بھی کہ ایک طالبعلم کو فرشتے رحمت کے پر کیوں بچھاتے ہیں؟ ایک بادشاہ وقت کے لئے تو دس بارہ گز کا قالین بچھایا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایک طالبعلم اور دین کے سیکھنے والے کے لئے اپنے فرشتوں کو مامور کرتا ہے۔کہ جاؤ ان کے لئے اپنے پَر بچھاؤ تاکہ یہ لوگ ان پروں پر چلیں' پھر حشرات الارض وحوش وطیور بھی انکے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔دریاؤں اور سمندروں میں مچھلیاں دعاگو رہتی ہیں۔سوراخوں اور بلوں میں کیڑے مکوڑے دعا کرتے ہیں' فضاؤں میں پرندے اس کام میں لگے ہوتے ہیں یہ میں نہیں کہتا یہ سب کچھ احادیث میں ہے۔اور جہاں طالبعلم بیٹھ کر سبق پڑھتے ہیں' درس وتدریس کا سلسلہ ہوتا ہے' فرشتے آکر پرے لگاتے ہیں اور عرش تک پرے لگ جاتے ہیں۔

ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتدارسون القرآن الا حفتهم الملائكة وہ خاص پر قدموں کے نیچے بھی بچھتے ہیں اور سروں کے اوپر بھی سایہ افگن ہوتے ہیں وغشیتهم الرحمه اور ایک خاص رحمت ایسے لوگوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔وذکرھم الله فی ملاء من عنده اور اللہ ان درس و تدریس والوں کو اپنے خاص مقربین ملاء اعلیٰ اور مخلوقات میں فخر ومحبت سے یاد کرتے ہیں۔

عالم کے ساتھ دین کی وابستگی: اتنی بڑی اہمیت ہے اور یہ اس لئے کہ یہ ساری کائنات سمجھتی ہے کہ یہ عالم ہے تو ہم سب ہیں۔اسی عالم کے ساتھ دین وابستہ ہے اور وہ دین جو کہ آخری ہے قیامت تک رہنے اور قیامت تک آخری نبیؐ نے اپنی وراثت ان کو منتقل کی ہے' یہ وراثت اب قیامت تک یہی سنبھالنے والے ہیں اور جب تک سنبھالتے رہیں گے تو دین تعلیم وتعلم کے ذریعہ محفوظ رہے گا۔دین وہی ہے جو قرآن وسنت وحی اور نبی کریمﷺ کی تعلیمات سے مستفاد ہے۔

عبادت حقہ اور مہذب اقوام کے عباداتی طور طریقے: ورنہ تو دین کے نام پر ہزاروں طریقے وڈرامے ہیں دنیا کی اقوام و مذاہب آپ الملل والنحل میں پڑھتے ہیں' کہ گوبر کی بھی پرستش کرتے ہیں گائے کی بھی پرستش کرتے ہیں' اور دنیا کے ہر غلیظ سے غلیظ شئی کی بھی پرستش کرتے ہیں۔بڑے مہذب دور میں یہ جاپان اور اقوام عالم مرد کے عضو تناسل کی پرستش کرتے تھے۔یہ ان کا معبود تھا۔اب بھی آپ فار ایسٹ کے ممالک میں جائیں وہاں بازاروں میں لکڑی وغیرہ کے بنے ہوئے اعضاء تناسل بکتے ہیں۔بطور عبادت لوگ ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔انسان جب غلیظ ہوجائے تو ثم رددناه اسفل سافلین اور پیشاب وگوبر میں یہ جوگی وغیرہ ہندو پھنسے رہتے ہیں' کہ یہ بڑی مقدس چیز ہے۔تو وہ بھی تو عبادت ہے' تو ان غلاظتوں کی عبادتوں سے عبادت حقہ کی طرف ہم کیسے آئے۔ہمیں اس سے حضورؐ نے نکالا حضورؐ کی وجہ سے اس کی ساری امت اور ساری انسانیت کو عبادت حقہ کی طرف لانے کے لئے یہ ذمہ

داری آپ کو سونپی گئی اگر آپ لوگ یہ ساری محنت کر کے اور یہ سلسلہ آگے پہنچاتے رہے' تو قرآن وسنت کی تعلیم جاری وساری رہے گی۔ تو اللہ کی عبادت صحیح طریقوں سے ہوگی اور اللہ کا ذکر ہوتا رہے گا۔ لاتقوم الساعۃ حتی یقال فی الارض اللہ اللہ قیامت اسوقت تک قائم نہ ہوگی جب تک صحیح دین ہوگا اور اللہ کی عبادت صحیح شکل میں کی جائیگی۔

عالم کی حیات پر عالَم کی حیات موقوف: میرے والد صاحب رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ یہ حیوانات کیڑے مکوڑے وغیرہ بڑے خودغرض ہیں ان کو عالم دین سے اتنی دلچسپی اسلئے ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری حیات بھی اسی پر موقوف ہے کہ کائنات باقی رہے گی تو حشرات وحوش وطیور بھی ہوں گے۔ اب اس ملت کیلئے امت کیلئے آپ کی اہمیت کتنی ہے وہ تو ہم نے ان احادیث وقرآن سے سنی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتو العلم درجات تو یہ ساری فضیلتیں اہمیتیں ہمارے لئے عقیدے کی حیثیت رکھتی ہیں کہ عالم کی موت سے کتنا بڑا خلاء پیدا ہوتا ہے۔ گھر کے نگہبان کے نہ ہونے سے گھر اجڑ جاتا ہے محلّہ کا ملک نہ ہوتو وہ محلّہ اجڑ جاتا ہے کسی سے قبیلہ اجڑ جاتا ہے کسی سے گاؤں اجڑ جاتا ہے۔ وما کان قیس ھلکہ ھلک واحد ولکنہ بنیان قوم تھدما تو حقیقت ہے کہ موت العالم موت العَالَم ان کا جانا ساری دنیا پر اثر انداز ہوتا ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارا تو عقیدہ ہے کہ ایک عالم کی ذات بڑی اہم ہے مولوی اور طالب علم بڑا اہم ہے' اس آخری دین کی بقاء ان ہی کے ذریعہ سے ہے؟

عالمی کفر بھی علماء کی اہمیت جان گیا: لیکن یہ احساس کافروں کو پہلے نہیں تھا لیکن اب ان کو بھی یہ احساس بہت زیادہ ہوگیا۔ جو لوگ آپ کو فضول ترین سمجھتے تھے اب ان کو پتہ لگ گیا ہے کہ قیمتی ترین یہی ہیں اب صدر بش بھی کہتا ہے کہ لاتقوم الساعۃ حتی یقال فی الارض اللہ اب بش بھی کہتا ہے کہ موت العالم موت العَالَم بش کہتا ہے' کہ اصل سرمایہ تو اس امت کا یہی ہے وہ بیچارہ سمجھ رہا تھا کہ دنیا پر فوجوں کے ذریعہ قبضہ کرلوں گا اور لشکر کشی کروں گا' نسل کشی کروں گا اور یہ مسلمان مٹ جائیں گے۔ لیکن بالآخر وہ اس نقطے پر پہنچ گیا کہ یہ مٹنے والے نہیں ہیں۔

عسکری ودفاعی صلاحیت: جب تک ان کے ساتھ یہ عسکری' دفاعی صلاحیت ہے عسکری اور دفاعی صلاحیت اس اعتبار سے نہیں کہ آپ کے ساتھ توپ وتفنگ ہیں وہ سمجھ گیا کہ اگر ان کے ساتھ یہ آخری دین ہے تو ہم ان کو نہیں مٹا سکتے اب وہ آخری دین کس وجہ سے ہے۔

عالم اسلام کے حکمرانوں اور افواج کا کردار: وہ سمجھ گیا ہے کہ اس امت کے پچپن چھپن حکمرانوں کی وجہ سے نہیں ہے وہ آخری دین ان کی فوج کی وجہ سے نہیں ہے ہر ایک نے ایک لشکر جرار تیار کیا ہوا ہے ملک کو توڑنے والے ملک کو بیچنے والے اور ملک کو ڈبونے والے لوگ وہ فوج جو کہ گزشتہ سو سالوں میں کئی سو کلومیٹر پر بھی لشکر کشی نہ کر سکی' یہ

الگ بات ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم دہشت گرد نہیں ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہم صلح پسند ہیں یورپ کے میڈیا سے ہمارے گھنٹوں مناظرے ہوتے ہیں کہ بھئی ہم دہشت گرد نہیں اور ہم مثال دے کر کہتے ہیں کہ کیا گزشتہ سو سال میں کہیں بھی ہم نے آپ لوگوں پر ایک انچ کی جارحیت کی ہے؟ تم نے دوڈھائی سو برس سے ہمیں استعمار کا غلام بنا رکھا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ۵۷ سال میں ہمارے ہاں کوئی غیرت منداور ایماندار فوجی آیا ہی نہیں ہے وہ لشکر کشی کا کیا کرے گا وہ اپنے ملک کو بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔

اپنے ملک کو فتح کرنے والے: اور اب تو اپنے ملک کو فتح کرنے میں لگے ہوئے ہیں' ہماری جہادی فوج کو اس پر لگایا گیا کہ اپنے قبائل پر لشکر کشی کرو بہر حال اگر ہم نے کافروں پر لشکر کشی نہیں کی ہے تو یہ ہماری بزدلی اور بے حسی کی وجہ سے ہے۔

عالم اسلام کی حالت زار اور کفر کے خلاف ڈٹنے والے: ورنہ چاہیے تو یہ تھا کہ آج واشنگٹن اور دہلی پر ہمارے جھنڈے گڑے ہوتے' ۵۵ ممالک میں فلسطین پر وہ ارہابیت کر رہا ہے۔ شیشان میں وہ لگا ہوا ہے' بوسنیا میں وہ لگا ہوا ہے' عراق میں ہمارا جو حشر ہے اور افغانستان میں جو کچھ ہوا اور یہ ساری (مغربی) قوتیں افغانستان میں اسی لئے جمع ہوئیں کہ یہ تو واقعی صدیوں بعد ایک خدائی لشکر آ گئی۔ یہ خدائی لشکر آ گیا تو سنٹرل ایشیاء سارا پریشان ہو گیا' طالبان بیچارے بار بار کہتے رہے کہ ہمارا سنٹرل ایشیاء کی طرف پیش قدمی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ ڈر کے مارے اس کام پر لگ گئے کہ جلد اس طاقت کو ختم کر دو ورنہ ہم زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ان کو اس ایک ارب انسانوں (مسلمانوں) کی بھیڑ سے بھی خطرہ نہیں ہے اور یونیورسٹیوں کالجوں اور سکولوں سے جو مسٹر طبقہ نکل رہا ہے یہ تو ان کے جیب میں ہیں وہ ان کے ہاں پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اور یہ لاتعداد صدور اور وزراء اعظم اور یہ فوجوں کے جرنیل ان کو معلوم ہے کہ یہ غثاء کغثاء السیل ہیں۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ سمندر کے جھاگ کی طرح ان کی کوئی حیثیت نہیں تو ان حالات میں کون اٹھا اور کون میدان میں ڈٹ گیا اور سینہ تان کر کھڑا ہو گیا۔ کہ خبر دار تمہارے نیو ورلڈ آرڈر کی ایسی کی تیسی تمہارے عزائم ہم پورے ہونے نہیں دیں گے۔

صرف اسلام ورلڈ آرڈر دیگر ہیچ: ورلڈ آرڈر تو اصل میں ہمارے پاس ہے ان الدین عند الله الاسلام اور تم کون ہو کہ اپنا ورلڈ آرڈر بناؤ گے' نیو ورلڈ آرڈر تو ایک ہی ہوتا ہے' ورلڈ آرڈر بدلتا نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک ایک ورلڈ آرڈر ہے کیونکہ اس کو بنانے والا ایک ہی ہے نیو ورلڈ آرڈر ایسا ہے کوئی کہے کہ نیا چاند لوگ کہیں گے کہ پاگل کا بچہ ہے چاند بھی پرانا ہو سکتا ہے اسی طرح نیا سورج' سورج اور چاند اور ستارے وہ جس طرح ہیں۔ اسی طرح ہیں اگر ایک شخص بش کہے کہ میں نیا چاند لگا تا ہوں' نیا سورج لگا تا ہوں تو لوگ اس کو پاگل کہیں گے کہ اسے پاگل خانے بھیج دو تو نبی رحمت جو آسمان نبوت کے ماہتاب ہیں اس کو گہن نہیں لگتا' نہ اس کو خسوف اور

کسوف ہوتا ہے دنیا کے چاندوں اور سورج کو کسوف وخسوف بھی ہوتے ہے لیکن نبی رحمت ﷺ کو نہ کسوف ہوتا ہے نہ خسوف اور نہ اسکے دین کو و من یبتغ غیر الاسلام دینا یہ ورلڈآرڈر چھوڑ کر کوئی دوسرا ورلڈآرڈر ڈھونڈے گا توفلن یقبل منہ ۔ بہرحال دشمن شیطانی چکر نیوورلڈ آرڈر میں لگ گیا تو پھر یہ مولوی اور طالبعلم میدان میں ڈٹ گئے ۔ افغانستان میں بھی ڈٹ گئے اور الحمدللہ ایک بہت بڑے سپر پاور کو پاش پاش کر دیا' سوویت یونین سپریم طاقت تھی مگر اللہ اکبر کے نعروں سے اس کے پرخچے اڑا دیئے۔

امریکہ اور عالم کفر کا مدرسوں سے خوف وہراس: اس کے بعد جو بڑی طاقت اس کی جگہ (امریکہ) آئی تو اس کو چین وسکون نہیں ہے وہ پریشان ہے کہ یہ مدرسوں میں بیٹھے ہوئے ہمیں کھا جائیں گے۔ اس کا پیشاب خوف سے نکل رہا ہے۔ روزانہ اس سلسلہ میں نئی نئی خبریں آرہی ہیں یورپ کے حالات دیکھو کہ بس طالبعلم آ گئے' ہمارا ایک ممبر ہے صوبائی اسمبلی کا ڈپٹی اسپیکر اکرام اللہ شاہد صاحب وہ ابھی ایک وفد کے ساتھ لندن گیا ہوا تھا' سفید کپڑے پہنے ہوئے اس کی داڑھی بھی ہے وہ کہتا ہے کہ سڑک پر کھڑا تھا کسی سے پوچھنے کے لئے فلاں جگہ کو کون سی گاڑی جاتی ہے تو ایک انگریز قریب آیا اور پھر اچانک بھاگ کھڑا ہوا اور چیخ رہا تھا کہ طالبان طالبان کہ سفید کپڑوں اور ٹوپی والا ابھی کھا جائے گا ان کم بختوں کا یہ تصور ہوتا ہے کہ طالبان کے بڑے بڑے سینگ ہوتے ہیں اور داڑھ ہوتے ہیں۔ انیاب الاغوال والا تصور ہے' یہ چیر پھاڑ کرنے والے ہیں' ہمارے ہاں یہ انگریز وغیرہ بے شمار آتے تھے دیکھنے کے بعد حیران ہوتے تھے کہ یہ تو سیدھے سادھے انسان ہیں ان کے تو نام بھی ہیں عبداللہ وعمر وغیرہ میں نے پوچھا کہ تم نے کیا سمجھا تھا۔ تو کہا کہ ہم نے سمجھا تھا کہ امریکہ وغیرہ میں جیسے ریڈ انڈین قبائل ہوتے ہیں بھیڑ بکریوں کی طرح مخلوق پر حملے کر کے چلے جاتے ہیں تو یہ خوف ان پر طاری ہے پھر آکر دیکھتے ہیں کہ یہ کونسی مخلوق ہے کس طرح یہ ڈٹ گئے کس طرح یہ گھبراتے نہیں ہیں کس طرح یہ جام شہادت نوش کرتے ہیں کس طرح یہ اپنے بدن کے ساتھ بم باندھ کر اپنے پرخچے اڑاتے ہیں اب یہ اس تجزیہ پر لگے ہوئے ہیں۔

عالم کفر کا محور اور نشانہ: اس طرح گویا سارے عالم کفر کا محور صرف آپ ہیں عالم کی اہمیت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عالم کیوں اہم ہے تو ان لوگوں (امریکہ) سے پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ سوا ارب مسلمانوں کو میں تب غلام بنا سکوں گا کہ جب اس طبقہ کو ملیامیٹ کر دوں' مٹادوں پہلے ان کو نشانہ بنادو۔ تو اس کی اہمیت بتائیں کتنی ہوگی؟ آپ کے یہ کم بخت پاکستانی مساٹیر (مسٹر کی جمع) کا طبقہ یہ کہتا تھا کہ یہ (مولوی) مفت خورے ہیں یہ قوم پر بوجھ ہیں' یہ کیا کام کرتے ہیں' مسجد میں روٹیاں توڑتے ہیں' اور انگریز خبیث بھی نہیں سمجھا تھا' وہ خوش تھا کہ چلو مولوی مدرسہ میں درس و تدریس میں لگا رہے' میں اپنی حکومت چلاؤں گا اس کو پتہ نہیں تھا اور اس کی حکومت کا بیڑا ابھی مولویوں نے غرق کر دیا۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور ان جیسے بڑے اکابرین نے مدرسوں کی شکل میں چھاؤنیاں بنائیں وہ اس بات کو نہیں سمجھے

تھے کہ یہ اندر سے ایمان کی چھاؤنیاں ہیں۔

اصل ایٹم بم: وہ سب سمجھ رہے تھے کہ ایٹم بم جس کے پاس ہو وہ کامیاب ہوتا ہے اور پتہ نہیں تھا کہ بڑا ایٹم بم کیا ہے تو روس قازقستان وغیرہ کے تہہ خانے ایٹم بموں سے بھرے ہوئے تھے۔ لیکن کوئی ایٹم بم روس کے کام نہیں آیا اور مسلمانوں کے لئے یہ بچے یہ ٹوٹے پھوٹے طالبعلم اور مولوی کام آ گئے یہ ایٹم بم بن گئے تو روس اور امریکہ اب سمجھ گیا کہ اصل ایٹم بم تو یہ ہیں ایٹم بم مادی چیزوں کا نام نہیں ہے۔

پاکستانی ایٹم بم: ایٹم بم تو پاکستان کے پاس بھی ہے' اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور یہ نعمت دی ہے لیکن ہم الٹا ایٹم بم کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں یعنی قصہ الٹا ہو گیا ہے ایٹم بم بنایا اس لئے تھا کہ ہمیں محفوظ کرے گا لیکن اب سارے کم بخت کہتے ہیں کہ ایٹم بم ہاتھ سے نکل جائے گا۔ میں نے کہا کہ اس کم بخت ایٹم بم سے تو اچار بھی نہیں بنتا کہ جا کر جامعہ امدادیہ کے بچوں کے سالن میں ڈال دیا جائے۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو جا کر اسے بحر اٹلانٹک میں پھینک دو' ہمیں ایسا ایٹم بم نہیں چاہیے جس کی وجہ سے غلامی آ جائے' ہمیں ایسا ایٹم بم چاہیے جو کہ ہمیں غلامی سے آزادی کی طرف لائے اس ایٹم بم کی وجہ سے ان لوگوں نے ملک کو غلام بنا دیا اور طشتری میں سجا کر ان کے سامنے رکھا ہوا ہے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے ہیں کہ ہم ملک کو بچا رہے ہیں۔ بھئی ملک کو غیروں کے لئے بچا رہے ہو تو ملک کو کھنڈر بنانے دو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تباہ کر دو' اگر کافر اور امریکہ کے ہاتھ میں یہ بنگلے اور پلازے جاتے ہیں تو افغانستان کے کھنڈرات اچھے ہیں یا نہیں؟ وہ عراق کے غیور عوام جو اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ وہ اچھے ہیں یا بنگلوں اور پلازوں والے۔

سب سے پہلے پاکستان کا مطلب: یہاں یہ کہتے ہیں کہ پہلے پاکستان تو پہلے پاکستان کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہماری عیاشیاں اور خرمستیاں جاری رہیں بیشک اس کے بدلے ہم غلام بن جائیں۔

ایک شخص گھر کے دروازے سے ایک طرف ہٹ جاتا ہے اور قابضین کو کہتا ہے کہ بھئی میرا گھر قبضہ کر لو لیکن خراب نہ کرو کیونکہ میں نے بڑی محنت سے بنایا میں تمہارے حوالے کر رہا ہوں اس کی لیٹرین بہت اعلیٰ ہے' فرش بھی بہت اعلیٰ ہے۔ اس میں سنہری ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ چھیٹر نامت سنبھال کر کے تم رکھ لینا' میں نے اپنی بیوی بچے نظریہ اور ایمان سب کچھ تیرے رحم و کرم پر دے دئے تو کیا کوئی یہ نہیں کہے گا کہ یہ شخص پاگل ہے اس نے گھر تباہ کر لیا یا بچا لیا یا اوروں کے لئے اپنا گھر بچانے میں لگ گئے ہیں۔ اگر وہ سمجھ گئے کہ یہ مدرسے کے طالبعلم ڈٹے ہوئے ہیں' یہ تو کہتا ہے کہ میرا سب کچھ لٹ جائے لیکن میں ایمان نظریہ اور دین نہیں چھوڑوں گا' اور غلامی قبول نہیں کروں گا۔

طالب علموں کی شکل کی ایک مثال اور اس کا ہوّا: ایک اسامہ کو آپ نے دیکھا وہ طالبعلموں کا ایک نمائندہ ہے ٹوٹے پھوٹے اس کے جوتے اور کپڑے پھٹے پرانے پائنچے اس کے ٹخنوں سے اونچے اور مسواک ہر وقت ہاتھ میں پراگندہ داڑھی آپ دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ کیا اس سے بھی کوئی ڈر سکتا ہے مگر اس سے پوری یورپ میں

ایک قیامت آئی ہوئی ہے۔ ہر روز نئے نئے شوشے آتے ہیں۔

ایک دن ایک ٹرک والے کو یورپ میں پکڑ لیا گیا' تفتیش کے لئے' جرمنی زبان میں اس پر کچھ لکھا ہوا تھا لوڈن لوڈن اس پر فون پر فون ہوئے اور بڑی بڑی کانوائے آئیں اور ہنگامہ برپا ہوا کہ اس پر لوڈن لوڈن لکھا ہے شاید جرمنی میں لوڈ سے ہوگا انہوں نے کہا کہ یہ لادن لکھا ہوا ہے یعنی بن لادن ہے' یہ مذاق نہیں ہے حقیقت ہے۔ کئی گھنٹوں کے بعد یہ ہنگامہ ختم ہوا اور اس بیچارے کو چھوڑ دیا گیا اب تو بیچارہ وزیر دفاع رمزفیلڈ صبح گھر سے نکلتا ہے تو بیوی پیچھے سے آواز دیتی ہے کہ یو بی ایل کا کیا ہوا یعنی اسامہ بن لادن کا۔ پھر جب وہ شام کو گھر لوٹتا ہے تو دوبارہ وہ طنزاً پوچھتی ہے کہ مِل گیا کہ نہیں' وہ سر جھکا لیتا ہے' کینیڈا اور امریکہ کے جو ہزاروں میل کی سرحدات ہیں اس کے کلبوں میں نئے سال کے آغاز میں راتوں کو پروگراموں میں بڑے بڑے پہرے ہوتے ہیں کہ کہیں اسامہ نہ گھس آئے' اگر اچانک کسی کلب میں اوپر سے چوہا کود ے تو یہ بے ہوش ہو جائیں گے کہ بن لادن آ گیا' میرے ایک بیٹے کا نام بھی اسامہ ہے' یہ انگریز مرد وعورت ادھر ہمارے ہاں بہت آتے ہیں۔ حجرہ بھرا ہوتا ہے اب تو یہ سلسلہ میں نے بند کر دیا ہے تو کئی مرتبہ چائے پانی لانے کے لئے میری زبان سے نکل جاتا ہے کہ اسامہ پانی لاؤ تو یہ سب ایک دوسرے کو پکڑ کر حواس باختگی میں اٹھتے ہیں یعنی یہ کیفیت میں نے دیکھی کہ اسامہ آ گیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کم بختو اسامہ میرے بیٹے کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ آپ سے ڈر رہے ہیں' یہ حضور اقدس ﷺ کی ہیبت تھی ایک مہینے کی مسافت پر کافر لرزتا تھا نصرۃ بالرعب مسیرۃ شھر یہ اس کے ایک ادنیٰ امتی کی حالت ہے کہ ان کو پتہ بھی نہیں ہے کہ کہاں ہے زندہ ہے یا مرا ہے' یا غاروں میں ہے' یہاں سے وہ واشنگٹن پر کیا کر سکتا ہے لیکن ہر مہینے وہاں کی CIA رپورٹ دیتی ہے کہ یہ مہینہ بڑا سخت ہے اب بھی رپورٹ دی ہے کہ ہم پر حملے ہو سکتے ہیں یہ خداوندی رعب ہے۔ ایک مہینہ کی مسافت کا جو بیان حدیث میں ہے اب بھی وہی بات ہے اب مہینوں کی مسافت گھنٹوں میں ہوگی۔

اللہ کے واحد سپر پاور ہونے کا ثبوت: اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ برطانیہ کے سفارتکار اور اس کے ساتھ کچھ دیگر لوگ اس دن مجھ سے ملنے آئے تھے' انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ وہ پکڑا کیوں نہیں جاتا۔ میں نے کہا کہ یہ تو امریکیوں سے پوچھو جو دنیا میں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں' کہ ہم کیڑے مکوڑے بھی گنتے ہیں اور گاڑیوں اور اس کے نمبرات کو بھی نوٹ کرتے ہیں اور ا سے سپر پاور ہونے کا بڑا گھمنڈ بھی ہے تو میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ سپر پاور امریکہ نہیں اللہ تعالیٰ ہے جس نے ثابت کروا دیا ہے کہ سپر پاور میں ہوں۔ سارے کے سارے سپر پاورز جمع ہو جائیں تو ایک ٹوٹے پھوٹے طالبعلم ایک مسکین و پردیسی کو وہ گرفتار نہیں کر سکتے ہیں یہ ہے ساری صورتحال۔ اب اس کا نشانہ اور ہدف یہ ہے کہ آپ لوگوں کو مٹایا جائے اور اس ملک کا دینی تشخص ختم کیا جائے۔

الکفر ملۃ واحدہ کا کامل ظہور: صلیبی دہشتگردی کبھی بھی اس طرح متفق نہیں ہوئی تھی۔ دہشت گرد کبھی عالم اسلام

اور امت کے خلاف اس طرح سے اکٹھے نہیں ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا الکفر ملۃ واحدۃ لیکن ان کے وحدت کا صحیح ظہور چودہ سو سال میں اب ہوا ہے۔ ہمیشہ کچھ کافر مسلمانوں کے ساتھ ہوتے تھے۔ غزوہ الاحزاب میں بھی کچھ تو منافقت کے پردہ میں تھے لیکن کچھ مسلمانوں کے ساتھ تھے معاہدے بھی کر لئے تھے کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے۔ اکثریت دشمن ہو جاتی تھی لیکن کوئی ایک چھوٹا سا ٹولہ اور گروپ کافروں کا اپنے مفادات اور مقاصد کے لئے مسلمانوں کے ساتھ ہوتا تھا۔ تاتاری جنگوں میں بھی تمام کفر ایک نہیں تھا۔ صلیبی جنگوں میں بھی سارے (کفار) مسلمانوں کے خلاف جمع نہیں ہوئے تھے۔ کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہوتے ان کے مدمقابل دشمن تھے اور مسلمانوں کو بار بار پیغامات دیتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں روس اور امریکہ جب مسلسل ایک بڑی جنگ میں لڑ رہے تھے تو کوئی مسلمانوں کے ساتھ ہوتا تھا اور کوئی کافروں کے ساتھ۔ جو مسلمان روس کے دشمن تھے تو امریکہ ان کی پشت پناہی کرتا تھا یعنی کافر بٹے ہوتے تھے لیکن یہ وقت چودہ سو سال میں ایسا آیا ہے کہ پورا عالم کفر تمام ادیان و ملل مسلمانوں کے خلاف ایک ہو گئے ہیں، روس اور امریکہ سیاسی لحاظ سے ایک ہو گئے۔ چین اور بھارت بھی انکے ساتھ ہے اور مذہب کے لحاظ سے یہودیت جو اس ساری خباثت کی بنیاد ہے۔ مگر امریکہ اس کی پرورش کر رہا ہے۔

<u>عالمی دہشت گردی کا مذہبی تاریخی پس منظر:</u> امریکہ کا سب سے بڑا مشن یہ ہے کہ یہودیت کی ساری پیشن گوئیاں ابھی ظاہر ہو جائیں حضرت مسیح علیہ السلام کے اترنے کے حالات پیدا ہوں اور وہ تب ہوں گے جب مسلمانوں کو مکمل طور پر ملیا میٹ کر دیا جائے پھر جزیرۃ العرب ان کے کنٹرول میں ہوگا، مکہ اور مدینہ پر ان کی حکومت ہوگی اور دمشق وغیرہ سارا اسرائیل کے ہاتھ میں ہوگا۔ اپنی کتابوں کی پیشن گوئیوں کی وجہ سے یہ سارے ایک ہو گئے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے عیسیٰ علیہ السلام کسی طرح آ جائیں۔ یہودی اپنا ایک روڈ میپ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ ایک پورا تاریخی پس منظر ہے۔ تہہ میں سارا ان کا مذہب چل رہا ہے۔ جو ہمیں انتہا پسند کہہ رہے ہیں اور دہشتگرد کہہ رہے ہیں، یہ سب بکواس ہے۔ بنیاد پرست یہ لوگ خود ہیں، مگر ہمیں بنیاد پرست کہتے ہیں مگر ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم اس معنی میں بنیاد پرست ہیں کہ ہماری بنیادیں قرآن و سنت ہیں۔ صحابہ تابعین، تبع تابعین مشائخ ہیں، ہمارے سند ہیں، ہماری تو ایک حدیث میں بھی حضور تک راویوں کی بنیادیں موجود ہیں اور کوئی لفظ بھی ہماری کتابوں میں بغیر سند کے نہیں۔ ہم الحمدللہ حلالی ہیں اور تمہارا باپ کلیۃً نہیں ہوتا۔ ان کی شناخت فارم کے خانہ میں ولدیت کا جو ذکر ہے اس میں ماں کا نام لگا دیا گیا کیونکہ ماں تو بیچاری معلوم ہے لیکن باپ کون تھا تو ان کو اکثر معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے ذلیل ہونے سے بچانے کے لئے فیصلہ کیا کہ باپ کا ذکر ہی چھوڑ دو۔ جانوروں کی طرح کوئی باپ معلوم نہیں ہوتا۔ ہمارا تو الحمدللہ سارا دین بنیاد ہی بنیاد ہے۔

<u>بش وغیرہ کا بغض اور نفرت:</u> تعصب، خباثت اور نفرت اسلام سے تو ان میں ہے، ہم تو بڑے کھلے دل والے ہیں

مسلمان تو ہر امت کے لئے دروازے کھلے رکھتا ہے۔لیکن ان کے حالات اگر اندرونی طور پر ٹٹو لے جائیں تو معلوم ہوگا کہ بش وغیرہ صبح جب اٹھتے ہیں تو اپنی فتوحات اور صلیبی جنگوں کو جو ترانے' جنتر منتر' اشلوک وغیرہ جو ہوتے ہیں وہ ایک گھنٹہ تک پڑھتے ہیں ان پر یہ بات چھائی ہوئی ہے کہ میں اس امت کو صفحہ ہستی سے مٹادوں۔ ہر وقت یہ سوچتے ہیں کہ مسلمانوں کو کیسے مٹایا جائے۔

دارالحرب ودارالاسلام کی توجیہہ: ہم سے پھر آ کر پوچھتے ہیں کہ دارالحرب اور دارالاسلام کیا ہے؟ ہم پر طعن کرتے ہیں' ان کے بڑے بڑے تھینک ٹینک کے لوگ اور پروفیسر وغیرہ اس میں لگے ہیں تو مجھ سے سوال کیا کہ دارالحرب اور دارالاسلام کیا چیز ہے؟ میں نے بات گول کردی اور دل میں کہا کہ یا اللہ میری مدد فرما۔اب اگر فقہ کی تفصیلات میں جاتے تو آپ کو معلوم ہے کہ کیا معنی ہے۔میں نے جواب میں کہا کہ دارالاسلام اس لئے دارالاسلام ہے کہ ہم ہر وقت امن وسلامتی کی سوچتے ہیں' دارالاسلام وہ ملک ہے جو جنگ کا سوچتا ہی نہیں ہے اور دارالحرب والے کم بخت ہر وقت حرب کا سوچتے ہیں یہ میں نے ویسے ہی تحریف کی۔خامنائی کے بعد دوسرے نمبر پر ایک شیعہ مجتہد ایت اللہ ایران میں مجھے ملا۔اس نے اس بارے میں کہا کہ مولانا یہ تو الہامی بات ہوگئی۔بہر حال میں نے کہا کہ یہ دارالحرب آپ کے خطے کو اس لئے کہتے ہیں کہ تم اندر اندر ہر وقت حرب کی سوچتے ہو' انسانیت کے دشمن ہو اور ہم ہر وقت اسلام اور امن وسلامتی کی سوچتے ہیں۔

اسلام اور مسلمان کا محور سلامتی: اسلام کا معنی ہی سلامتی ہے ہم کہاں دہشت گرد ہیں ہماری تو ہر وقت ایک دوسرے پر امن وسلامتی کی بارش ہوتی ہے کہ السلام علیکم' السلام علیکم چوبیس گھنٹہ یہ سلسلہ جاری رہتا ہے السلام علیکم کا مطلب ہے کہ تمہیں امن وسلامتی ہو۔اے لوگو ہم سے دہشتگردی کا تصور بھی مت کرو۔سلامتی اور دہشت گردی متضاد ہیں یہ ارھابیت کو اسلام کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو سلامتی پر اتنا زور لگایا گیا کہ تمام وقت اسی پر لگ جاتا ہے۔حضورؐ نے فرمایا أفشـو السلام سلام پھیلادو دشمن دوست بازار میں ہر جگہ۔یہ آواز پہنچادو السلام علیکم' سلام ہو تم پر ہم لوگوں کی ابتدائی باتیں ہی تو دعائیں ہوتی ہیں' ہماری شروع ہی ایسی بات سے ہوتی ہے جس کی مثال نہیں ہے۔سلام ہو تم پر دنیا میں بھی آخرت میں بھی' اپنوں سے بھی دشمنوں سے بھی۔

اسلام کے سلام کا دوسروں سے موازنہ: میرے والد صاحب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ فرماتے تھے کہ پٹھان تو سلام میں ایک طرح کی بددعا دیتے ہیں۔ستڑے مہ شے وہ بیچارہ کام کے عذاب میں لگا رہتا ہے' کھیتی باڑی کر رہا ہوتا ہے' اور پسینہ اس کو آرہا ہوتا ہے اور اس کا دم گھٹا ہوتا ہے' یہ کہتا ہے کہ ستڑے مہ شے یعنی خدا تمہیں نہ تھکائے۔گویا اسی میں لگے رہو۔کہیں تھک نہ جانا شام تک اسی میں لگے رہو بددعا نہیں ہے تو اور کیا ہے۔اسی طرح یہ کوئی تک ہے کہ گڈ مارننگ یعنی صبح کو تو ٹھیک رہے' دوپہر کو تباہ وبرباد ہو جائے۔شام کو گڈ ایوننگ کہتے ہیں۔عربوں نے

بھی ان کے نخرے سارے سیکھ لئے۔ صبحک اللہ بالخیر یا صباح الخیر مساء الخیر محدود چیز ہے۔وہ دعا بھی محدود ہے وقت بھی محدود ہے لیکن اس کے مقابل السلام علیکم اتنی اہم چیز ہے کہ خدا نے ہماری جنت کو بھی دارالسلام کہا۔ جنت کو بھی اسی لئے دارالسلام کہتے ہیں کہ ادھر سلامتی ہی سلامتی ہے' دہشتگردی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ بھی جب ہم سے بات کرے گا تو کوئی اور دعا نہیں کرے گا سترے مہ شے 'صباح الخیر' گڈ مارننگ نہیں کہے گا۔ بلکہ سلام قولا من رب الرحیم ادخلوھا بسلام امنین پھر یہ بھی سلاما سلاما یہ سارے آیات اگر آپ حضرات جمع کریں تو معلوم ہوگا کہ سارا قرآن اسی سے بھرا ہے اٹھنا بیٹھنا' رہن سہن سب سلامتی کی لپیٹ میں ہے' تم نے سلامتی کا کہہ دیا تو دوسرے پر واجب ہوگیا کہ آپکو وعلیکم السلام کہے اور ہر حالت میں آپ کو سلامتی کا تحفظ دلائے جواب لازماً دے گا کہ میری طرف سے بھی آپ کو سلامتی ہے' حدیث میں آتا ہے افشو السلام علی من عرفت ومن لم تعرف اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی آپ کو ملے اس میں یہ نہ دیکھے کہ کون ہے۔ آپ سلام پھیلائیں۔ میرے خیال میں تو کوئی تخصیص نہیں ہے۔ وہاں بھی کہا کہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ سلام ہی سے حضورؐ کے خطوط شروع ہوتے تھے۔ قیصر و کسریٰ صرف ہدایت کی پیروی کرو۔ ہماری طرف سے دہشت گردی کا تصور بھی نہ کرو۔ ایک اور جگہ ہے کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان وہ ہے جس میں ارھابیت اور دہشتگردی نہ ہو۔ المومن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم۔ یہاں الناس کہا پہلے والے میں مسلمون تھا ادھر مسلمون نہیں الناس کہا گیا یہودی ہو عیسائی ہو جو بھی ہو انسان ہو بنی نوع انسانیت سے ہو۔ تو وہ محفوظ ہوگا۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالم کفر کا پروپیگنڈہ اور شیطانی چال: عالم کفر نے اکٹھے ہو کر ایک شور وطوفان مچا دیا اور کہا کہ ایسا شور مچاؤ کہ سب لوگ ہمارے ساتھ ہو جائیں مسلمان کو درندے کی شکل میں پیش کرو بالخصوص آپ جیسے مسلمان جو کہ مسجدوں اور مدرسوں والے ہیں' کہتے ہیں کہ یہ درندے ہیں حقیقت تو ان کو معلوم ہے کہ یہ چوکیدار ہیں اور خزانہ موتی جواھر یعنی قرآن وسنت ان کے پاس ہے یہ اس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ساری امت مطمئن ہے کہ الحمدللہ یہ چوکیدار تو ہیں اور خزانہ (دین) محفوظ ہے۔ تو مغرب نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اس چوکیدار کو پہلے مسخ کر دو' بدنام کرو' شور مچاؤ کہ یہ انسان نہیں ہے درندہ ہے یہ سانپ ہے اور یہ تو بھیڑیا ہے سارا تجزیہ یہی ہے کہ پورا میڈیا پورا عالم کفر تمام اخبارات اسی پر لگے ہوئے ہیں کہ مسلمان کو بھیڑیا ثابت کرو۔ ان کو پتہ ہے کہ اندر در حقیقت سراپا رحمت ہے' بھیڑیا بھیڑیا کے شور میں سارے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ وہ کسی نے لطیفہ سنایا تھا کہ ایک شخص اپنی بکری بیچنے منڈی لے جا رہا تھا' چوروں نے اس سے بکری چھیننے کے لئے مشورہ کیا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ کر اس سے کہیں گے کہ یہ گدھا کتنے کا ہے' تو یہ گدھا سمجھ کر چھوڑ دے گا اور بکری ہمیں مل جائے گی۔ اسی طرح ہوا' راستہ میں ایک

جگہ چور نے کہا کہ بڑے میاں یہ گدھا کتنے کا بیچو گے؟ اس نے کہا کہ پاگل ہو دیکھتے نہیں ہو یہ گدھا ہے یا بکری؟ تھوڑی دور اور گیا تو دوسرے چور نے پوچھا کہ کیا اس گدھے کو منڈی لے جا رہے ہو؟ پھر اس نے اس کو کوسا کہ دیکھتے نہیں گدھا ہے یا بکری؟ تھوڑی دور مزید آگے گیا تو تیسرے چور نے بھی منصوبہ کے مطابق اسے کہا کہ شاید تم گدھے سے تنگ آ گئے ہو اور منڈی میں بیچنے کا ارادہ کئے ہوئے ہو۔ اب یہ بیچارہ سٹپٹا گیا اور جلدی سے بکری کو چھوڑ دیا اور دل میں کہا کہ میں پاگل ہوں' یہ سارے کے سارے تو پاگل نہیں ہیں تو وہ (امریکہ) بھی یہی کر رہا ہے کہ قرآن تمہارا دہشتگردی کا ہے۔ نبی رحمت دہشتگردی کا ہے اور جہاد کی جو باتیں ہیں یہ بھی دہشتگردی کی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اتنا شور مچاؤ کہ پھر سارے کے سارے لوگ ہمارے ساتھ ہو جائیں۔

<u>مشرق بھی مغرب کی چال میں آ گیا:</u> اس پروپیگنڈہ سے اب کم بخت مشرق بھی مغرب کے ساتھ ہو گیا ہے۔ ہم جاپانیوں سے اور فارایسٹ کے لوگوں کے ساتھ لڑتے ہیں کہ بدبختو تم ان کا ساتھ کیوں دے رہے ہو؟ تم ہیروشیما وغیرہ سب بھول گئے ہو ان درندوں نے تو تمہارے شہر کے شہر مٹا دیئے تھے۔ مگر جاپان بھی ان کے ساتھ ہے۔ میں ان کو کوستا ہوں کہ بے غیرتو! تم تو مشرق کے لوگ ہو تو جواب میں جاپانی کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں وہ شور مچا رہے ہیں کہ یہ سب درندے ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ ہم سب پروپیگنڈے کی زد میں آ گئے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہے اگر اسے نہ مٹایا گیا تو کوئی محفوظ نہیں ہوگا۔ گویا مشرق اور مغرب سارا ایک ہو گیا یہودیت اور عیسائیت ساری ایک ہو گئی اور مشرک تو ہے ہی ان کے ساتھ۔ کمیونزم اور کیپٹلزم ایک ہو گیا جو کچھ امریکہ کہتا ہے' چین بھی اسکا ساتھ دیتا ہے۔ وہ کیوں؟ اس لئے کہ چین بھی کہہ رہا ہے کہ میں بھی ڈر رہا ہوں' ان کو (امریکہ) ڈرا رہا ہے کہ یہ مولوی اب وہاں آئیں گے اور آپ کے چینی ترکستان سنکیانگ کے مسلمان اٹھیں گے اور آپ کو کھا جائیں گے۔ آپ کے لئے فضا بہت خراب ہوگی۔ پرویز بھی یہی کہہ رہا ہے' تقریریں ہر وقت کرتا پھرتا ہے کہ انتہا پسندی نہیں چاہیے اس کے دماغ میں بھی یہ بٹھا دیا گیا ہے ہر شخص اور قوم کے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی کہ دین دہشتگردی ہے تو دین کو مٹاؤ اور پہلا حملہ مدرسوں پر کرو۔

<u>دہشت گردوں کا پہلا ٹارگٹ نظام تعلیم:</u> اس وقت ان کا پروگرام یہ ہے کہ دہشتگردی کا پہلا نشانہ آپ کا نظام تعلیم ہو۔ صلیبی دہشت گردی کا پہلا ٹارگٹ حکمران نہیں' فوج نہیں' امت مسلمہ کی تعلیم ہے۔ دینی مدرسے کی تعلیم تو ان کو خود زہر لگتی ہے کیونکہ وہ تو سراسر دین کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ لیکن کالجوں یونیورسٹیوں اور سکولوں کے سلیبسوں میں جو دینی تعلیم کے برائے نام چند صفحات ہیں اس کو بھی وہ مٹانا چاہتے ہیں۔ خواہ یہ مدینہ میں ہو مکہ میں ہو یا پاکستان میں ہو وہ سارے نظام تعلیم کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور اس کیلئے کروڑوں اربوں ڈالر رکھے گئے ہیں کہ پاکستان میں دینی مدارس کی اصلاح کر دو یعنی اسکی روح نکال کر ختم کر دو۔ بات لمبی ہو گئی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اہم ہیں رسول اللہ کی نگاہ میں بھی اہم ہیں اور کائنات کیلئے بھی اہمیت کے حامل ہیں لیکن اب دشمن کی نگاہ میں بھی آپ اہم ہیں۔

امریکی ایجنڈا اور مستقبل کے خطرات: یہ جو کچھ بھی آپ کے پاکستان میں ہو رہا ہے یہ سب امریکی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ سیکولر طاقتوں کو آگے لایا جا رہا ہے جہاں ذرا تھوڑی بہت دینی حس ہو ان کو اس سے خطرہ ہے ہم پر سخت دن آنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس امت کی حفاظت کرے خدا نہ کرے اگر ہم کمزور پڑ گئے ضعیف ہو گئے یہ ہمارے مدرسے نہ ہوں یا ہم انتشار کے شکار ہو گئے تو پھر تاشقند و سمرقند والے حالات ادھر پیدا ہوں گے۔ یہ ساری فضا اسی لئے بنائی جارہی ہے کہ آتے ہی حدود آرڈیننس ختم کردو کون ہوتا ہے مسلمان کہ کسی عورت اور مرد کو زنا سے روکے۔ مرد و عورت کی مرضی ہے، حدود آرڈیننس تو یہی ہے کہ انسان کو انسانیت کے دائرے میں رکھا جائے لیکن وہ تو کہتے ہیں کہ مرد کا مرد سے شادی رچانا جائز ہے۔ جلوس نکالے جارہے ہیں، مظاہرے ہو رہے ہیں، پارلیمنٹ میں قرار دادیں پاس کرائی جارہی ہیں۔ ابھی بعض ممالک میں اس سلسلے میں ریزولیشن پاس ہوئی کہ مردوں کو مردوں سے نکاح کا حق دے دو، لواطت اور زنا ان کے نزدیک کوئی مسئلہ (عیب) نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ (مسلم) معاشرہ بھی ہماری طرح ہو جائے۔

طالبان کا جرم اور تہذیبوں کا ٹکراؤ: طالبان کا سب سے بڑا جرم یہی تھا کہ وہ انسانوں کو انسانوں کی طرح رکھنا چاہتے تھے۔ وہ فحاشی، بے حیائی اور بے حجابی کے روادار نہیں تھے اور انسانیت کا حیوانات سے مابہ الامتیاز چیز تو یہی ہے۔ لیکن وہ سب (مغرب) پیچھے پڑ گئے، حقیقت میں نہ اسامہ مسئلہ تھا نہ کچھ اور اگر طالبان لکھ کر بھی دیتے کہ اسامہ لے لو یا دے بھی دیتے تو بھی امریکہ رکنے والا نہیں، امریکہ چاہتا تھا کہ ہمیں طالبان یہ لکھ کر دیں کہ طالبان ہمارے اس نظام کے خلاف ایک نئی تہذیب کی جڑیں نہیں لگائیں گے۔ وہ اپنی تہذیب مسلط کرانا چاہتے تھے اور یہ تہذیبوں کی جنگ ہے، تہذیبوں کی اس جنگ میں سارے بدتمیز اور بدتہذیب حیوانی طاقتیں یہود و نصاریٰ گوتم بدھ والے کمیونسٹ اور ہندوستان کے مشرک سب ایک ہو گئے۔

حالات جنگ اور قحط الرجال: تو ایسے حالات میں ہم انتہائی آزمائش میں ہیں اس سلسلہ میں انابت الی اللہ اور الحاح و تضرع بھی جاری رکھیں، میں اسی لئے کہتا ہوں کہ ایسے حالات میں کسی عالم کا جانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے عین حالتِ جنگ میں مورچے پر بیٹھے۔ انہوں نے مورچے سنبھالے ہوئے ہیں۔ یہ مفتی زین العابدین کی شکل میں ہو یا حضرت شیخ مولانا نذیر احمد کی شکل میں ہو، مولانا منظور احمد چنیوٹی کی شکل میں ہو۔ جو ایک ایک کر کے ہمیں ان دنوں داغ مفارقت دے گئے۔ آج میں کہہ رہا تھا کہ بدقسمتی سے فیصل آباد یتیم ہوتا جارہا ہے بلکہ ہو گیا ہے یعنی مولانا ضیاء القاسمی بھی چلے گئے، یہ شیخین جو یہاں کے تمغے اور جھومر تھے۔ ان حضرات نے دعوت و تبلیغ درس و تدریس اور جہاد کے میدانوں میں مثالیں قائم کیں تو عین وقت میں جب ہم جنگ میں لگے ہیں اور قحط الرجال ہے ان حالات میں ایک اچھا کمانڈر چلا جائے تو کتنی بڑی بدقسمتی ہو گی۔ وہ کمانڈر پاکستان کے جس حصے سے بھی جاتا ہے ہم بہت کمزور ہوتے جارہے ہیں اگر عام حالات ہوتے تو پھر ایسا کوئی مسئلہ نہ ہوتا خاص حالات میں اس سے بہت زیادہ فرق پڑتا ہے۔

سعید بن جبیر اور حجاج بن یوسف: حجاج بن یوسف نے بے شمار علماء تابعین اجلہ اکابر کو قتل کیا مگر اللہ نے ڈھیل دے رکھی ہے آخر میں اس نے سعید بن المسیبؒ اور سعید بن جبیر کو بھی نہ چھوڑا اور تاریخ میں ہے کہ اس ظالم نے جب سعید بن جبیر کو قتل کر دیا تو کہتے ہیں اسوقت سعید بن جبیر کا کوئی متبادل نہیں تھا' قحط الرجال تھا۔ یہ آخری نشانیاں تھیں اس کے قتل کرنے کے بعد اس پر دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ اس سے پہلے اس کو کسی اور کا احساس نہ تھا لیکن جب اس کو مارا تو اسپر اللہ نے ایک بیماری مسلط کر دی' ہڑ بڑا کر بیٹھ کر چیختا تھا کہ سعید سعید سے بچاؤ' بھرے دربار میں اچانک چیختا تھا اور دورہ آجاتا تھا۔ سعید سعید کہہ کر پاگلوں کی طرح چلاتا تھا۔ تاریخ میں عجیب بیان ہے تو لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ اس لئے ہوا تھا خدا نے اس کو سزا دی۔ قحط الرجال تھا اور یہ آخری شخص تھا پہلے ایک کے بعد دوسرا جگہ لیتا تھا دوسرے کے بعد تیسرا جگہ لے لیتا تھا اور ہزاروں ہوتے تھے' شہر کے شہر آباد تھے

معرکہ حق و باطل میں اکابر کا اٹھ جانا: لیکن اگر آخری حالات میں کسی پر ایسا سانحہ آجائے تو اس پر صدمہ اس لئے بڑا ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا متبادل نہیں ہوتا۔ اب ہر جگہ ہمیں بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے کیونکہ چیلنج سر پر آ گیا ہے۔ اور ہمیں معرکہ درپیش ہے صلیب و اسلام کا معرکہ ہے' صلیب و طالبان کا معرکہ ہے حق و باطل کا معرکہ ہے اور انسانیت اور حیوانیت درندگی اور شرافت کا معرکہ ہے' بہرحال آپ طلبہ لوگ ہمارا سرمایہ ہیں' آپ لوگ اپنے آپ کو قیمتی سمجھ کر قیمتی بنائیں' آپ کیوں اتنے زیادہ قیمتی ہیں۔ اس لئے کہ آپ کا مقام بہت بڑا ہے۔ اور ذمہ داریاں بڑی نازک ہیں آپ نے میدان میں اترنا ہے۔ ہمارا یہ سرمایہ رہے گا تو عالم اسلام غلام نہیں ہو سکے گا۔ ملت مسلمہ کو نہیں مٹایا جا سکے گا۔ ان شاء اللہ ہم سب دعا کرتے ہیں۔

ان اکابرین کے ساتھ میرا تعلق: حضرت مولانا مرحوم کی مجھ سے بڑی شفقت تھی وہ سیاسی شخص نہیں تھے اور سیاست سے اپنے آپ کو بہت دور رکھتے تھے علم دین تدریس اور روحانیت ان لوگوں کا یہ خاص مزاج تھا۔ اور میں بھی اس معنی میں سیاسی شخص نہیں تھا لیکن پھر بھی عرف میں ایک سیاسی شخص تھا' تہمت تو ہم پر لگی ہوئی ہے لیکن میرے ساتھ انہوں نے ہر معاملے میں شفقت کا ہاتھ رکھا جو بھی ہماری یہ تحریکیں چلیں اور جو جدوجہد ہوئی تو وہ ہمیں دعائیں دیتے تھے۔ عام مزاج سے ہٹ کر یہاں آپ سے خطاب کا حکم دے دیتے تھے' یہی حالت حضرت مفتی زین العابدین مرحوم کی تھی کوئی بھی سخت معرکہ آیا تو بیماری کی حالت میں انہیں اٹھا کر وہاں اکوڑہ خٹک لایا گیا' یہی حضرت شیخ کی شفقت تھی' ان کی دعائیں تھیں میرے ساتھ کچھ نہیں سوائے ان اکابر کے توجہ و اخلاص کے اور یہی ہمارا سرمایہ تھا ہم جیسے لوگ تو بہت یتیم اور بے سہارا ہو جاتے ہیں' جب اور کچھ نہ ہو اور یہ سہارا بھی چلا جائے' سب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو پُر فرمائے۔ اور حضرت کی برکات جاری و ساری رکھیں۔ ان شاء اللہ یہ ہر طالب العلم اور حضرت کا ہر فرزند باقیات الصالحات ہوگا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔